متیٰ یقوم الناس للصلوٰۃ؟

چودہ صدیوں پر محیط نفس مسئلہ کی تحقیق!

اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں؟

اسلام میں اقامت کا نظم و عمل

تحقیق و تصنیف
مفتی محمد سراج سعیدی

ناشر:

الھدیٰ اکیڈیمی

عثمان بلاک ● عوامی کمپلیکس، نیو گارڈن ٹاؤن ● لاہور

مَتٰى يَقُوْمُ النَّاسُ لِلصَّلٰوۃِ

چودہ صدیوں پر محیط نفسِ مسئلہ کی تحقیق

اِقامت کے وقت کب کھڑے ہوں؟

اِسلام میں اِقامت کا نظم و عمل

تحقیق و تصنیف

مفتی محمد سراج سعیدی

ناشر:

الھُدیٰ اکیڈیمی

عثمان بلاک ○ عوامی کمپلیکس، نیوگارڈن ٹاؤن ◎ لاہور

کتاب ________ اقامت کے وقت کب کھڑے ہوں؟

مصنف ________ مفتی الحافظ محمد سراج سعیدی مد ظلہ

ناشر ________ الہدی اکیڈمی۔ (اسلامک سوسائٹی)
عوامی کمپلیکس۔ عثمان بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

طابع ________ محمد کاشف نوید
محمد عامر حسن

تعداد ________ ایک ہزار

سال اشاعت ________ 1997ء

قیمت-/26

ملنے کا پتہ:

الہدی اکیڈمی (اسلامک سوسائٹی)

عوامی کمپلیکس عثمان بلاک نیو گارڈن ٹاؤن - لاہور

تنبیہہ

WARNING

یہ کتاب ——————

○ سطر سطر ——— مکمل پڑھنے کے لئے ہے ———

○ سمجھنے ——— اور ——— غور و فکر کرنے کے لئے ہے ———

○ عمل کرنے کے لئے ہے ———

○ دوسروں تک پہنچانے ——— اور پھیلانے کے لئے ہے ——

اس کو اِدھر اُدھر سے دیکھ داکھ کر رکھ چھوڑنا ———

اس کتاب ——— اس کے تمام اھلِ حوالہ ——— اور ———

خود مصنفِ کتاب پر ظُلمِ عظیم ہے ———!

فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرْ ———!

انتساب

شمس الائمۃ محمد بن احمد سرخسی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

☆ پانچویں صدی ھجری کی وہ عظیم شخصیت جس نے ابتلاء و شدائد اور قید و بند کے تاریک کنوؤں میں بھی "علم کی شمع" فروزاں رکھی۔

☆ علم سے معمور وہ "مجسم کتب خانہ" جس کا ایک حرف بھی وقت کے سنگین مصائب زائل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

☆ ضبط و حفظ کا وہ باکمال سراپا، جس نے ہزار ہا عبارتیں مطالعہ اور کتب خانہ سے بے نیاز ہو کر ۳۰۔ ۳۰ جلدوں پر محیط، زبانی املاء کرائیں اور "معتبر حوالہ" قرار پائیں۔

☆ اخلاص و ایثار کا وہ عظیم پیکر، جس نے اپنے خون سے فقہ حنفی کی آبیاری کی۔

☆ میدان تدریس کا وہ شہسوار، جس نے ہلا دینے والی صعوبتوں میں بھی

متلاشیان علم کو بے لوث پڑھایا اور ان کے سینوں میں علم کی قندیلیں روشن کیں

☆ وہ عظیم انسان، جس کے قدموں کی دھول بھی داغ عصیاں اجالنے میں بلاشبہ تریاق کا درجہ رکھتی ہے۔

اے امام سرخسی

تیرے حضور بے حساب و بے کتاب سلام

یااللہ! ہم سیاہ کاروں کو امام سرخسی کے طفیل بے عتاب اور بے عذاب، بخش دے۔ اپنی "رداء عفو و مغفرت" میں مستور فرما اور "رسوائیوں" سے ہمیں بچالے آمین **یارب العالمین بنبیک رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم۔**

مشعل

"جمالِ ہمنشیں"

انسان--- انسان سے انس پاتا ہے

انسان ----انسان کے دکھ درد میں کام آتا ہے

انسان ہی --- انسان کا ہم جلیس، مونس، غمگسار اور مددگار ہوتا ہے۔ ہر جگہ --- پھیلے ہوئے اور چلتے پھرتے انسان--- ایک دوسرے سے مربوط --- باہم ملے ہوئے--- ساتھی بنے ہوئے --- دکھائی دیتے ہیں۔

ساحل پر کھڑے ایک بار میں نے سوچا--- پانی قطرہ قطرہ جدا بھی ہے لہر لہر یکجان بھی --- بھرا ہوا سمندر بھی ہے --- سوکھے حلق کا شبنم بھی----

قربتیں --- بڑی تسکین دیتی ہیں --- جیسے سبز پتوں میں پنک(PINK) پھول---

کچھ---- اچھے انسان، خوبصورت انسان ---- مجھے بھی میسر آئے ہیں --- علمی ذوق، میری کمزوری ہے --- علم ایک خوشبو ہے جو کشاں کشاں مجھے کھینچ لیتی ہے---

چمنستان علم کے کچھ معطر وجود --- جن کی بھینی بھینی خوشبو--- مجھے بڑی سہانی لگتی ہے----

آیئے--- ان سے آپ کو بھی ملواتا ہوں-----

مفتی محمد خان قادری ---- ایک پیارے انسان ---- خوش قامت و

خوشخصال انسان --- "سبک رو "لکھاری --- سادہ اور برجستہ لکھنے میں ---- اپنی طرز کے ادیب--- بہت اچھے ترجمے کر کے ایک "آن" کمائی۔

گفتگو بڑی دھیمی اور سلیس کرتے ہیں --- بحر تحقیق (Research) کے عمدہ "غواص" ہیں --- پڑھانے میں مگن رہتے ہیں --- "شادمان" لاہور کے اجلے گوشے میں --- اپنی پہچان آپ ہیں --

ڈاکٹر منیر احمد --- پی ایچ ڈی --- پروقار پیکر، فن شماریات (STATISTICS) میں ایک بڑا نام------

ایک انسان گر استاذ--- ملک و قوم کو بڑے بڑے ہونہار دیئے۔

نفسانفسی کے اس دور میں --- ایسا ایثار کیش انسان ---- بہت ہی نادر ہے --- جدید تعلیم کی پہچان--- ملک ملک بینی ---- مگر بباطن سچا اور سچا مسلمان---

مادیت کے اس تیرہ و تاریک دور میں --- " اسلام دوستی " کا کھلا کھلا پرچارک---

علم دین کے فروغ کی سچی تڑپ --- اس عظیم انسان میں میں نے بچشم خود دیکھی ہے --- لگی لپٹی کی نہیں ---- یہ حقیقت ہے

اپنی متاع گراں مایہ کو--- علم دین کے لئے --- اور فروغ اسلام کے لئے اس انسان نے وقف کر کے بہت بڑی مثال قائم کی ہے --- ایسے انسان --- خال خال ہی دنیا میں اترتے ہیں ----

ڈاکٹر انعام کھوکھر--- پی ایچ ڈی --- کیمیکل انجینئر ہیں ---

بڑی شستہ اور مثبت سوچ کے حامل ---- انگریزی اور جدید فنی تعلیم کا پختہ

کار استاذ----

میں ان سے ملا --- قرآن سے بڑا انس رکھنے والا انسان پایا---قرآنی

ہدایت کا بہت اچھا درک اور تڑپ رکھنے والا دل اللہ نے عطا کر رکھا

ہے---- "دے کر" خوش ہونے والا انسان - دل کی تونگری ---- اللہ کی

دین ہے----

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

"اسلامی طریق حیات" پانے کی زبردست جستجو ان میں ہر وقت موجزن نظر

اتی ہے --- پاس بیٹھ کر --- بات سن کر بڑی تسکین ملتی ہے آخر میں

اخلاق احمد --- بڑے پیارے بزرگ ہیں --- اعلی تعلیم یافتہ ---- ڈائریکٹر

کے بڑے عہدے پر فائز --- نہایت مرنجاں مرنج انسان ---- خوش لباس

و خوش وضع و خوش گفتار ---- صحت مند مزاح سے محفل کو کشت زعفران

بنانے کی صلاحیت سے بہرہ مند---- نہایت ہی بے ضرر انسان ----

الغرض----

اچھے انسان ---- خدا کی رحمت ہیں -----

بہار آئی ہو----

رنگ رنگ کے پھول کھلے ہوں----

ہری ہری گھاس دھرتی پر بچھی ہو-----

باد بہاری سے پتوں کے سازو سر رس گھولیں

مگر دوستو!

اچھے انسان نہ ہوں ----

تو دنیا میں نہ کوئی رنگ ہے ----

نہ کوئی خوشبو-----

نہ کوئی ساز ہے-------

اور نہ کوئی گداز-----

یا اللہ ! ان اچھے انسانوں کو دھرتی پر تادیر قائم رکھ !

ان کی "علم دوستی اور" دین دوستی" کی لاج رکھ!

انہیں دنیا کی شادمانی بھی عطا فرما!------- آخرت کی راحتوں سے بھی مالا مال فرما!

تیرے انہی بندوں سے دنیا کی رونق دوبالا ہے

اسے دوبالا رکھ!

تیرے علم و حکمت کا پرتو یہی تیرے بندے ہیں ----

انہیں تادیر آباد رکھ!

آنکہ می گویند کہ آں بہتر زحسن
یار ما ایں دارد و آں نیز ھم

آمین بحرمتہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ!

سراج سعیدی غفرلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلع

اسلام دین فطرت اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔

"قاعدہ" اور "نظم" کو "ضابطہ" کہتے ہیں اس حوالے سے گویا اسلام، اول تا آخر "نظم و ضبط" کا زبردست داعی اور محرک ہے۔ اسلام کا ہر پہلو بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو کسی گوشہ کو بھی ہم "نظم و ضبط" سے عاری نہیں پائیں گے۔

اسلام قبول کرلینے اور اس میں داخل ہونے کے معابعد جس اہم فریضہ سے ہم روشناس ہوتے ہیں وہ "نماز" ہے۔

"نماز" میں بہت سے پہلوؤں پر بحث و نظر موجود ہے لیکن نماز کا ایک امتیازی وصف (DISTINCTIVE QUALITY) جو ہمارے شعور پر مسلسل دستک دیتا نظر آتا ہے وہ "نظم وضبط" اور ڈسپلن (DISCIPLINE) ہے۔(۱)

مثلاً۔

۱۔ صف بندی (مل کر کھڑے ہونا)۔

۲۔ بالکل سیدھے کھڑے ہونا۔

۱؎ مزید تفصیل کے لئے ہماری کتاب "شعور اسلام" کا مطالعہ کیجئے (سعیدی)

۳۔ رکوع و سجود ایک ساتھ ادا کرنا۔

۴۔ توازن اور شائستگی برقرار رکھنا۔ وغیرہ

اسی طرح "اذان" اور "اقامت" بہت سی دیگر حکمتوں اور مصلحتوں کے باوصف "نظم و ضبط" ہی کی تربیت کے لئے مشروع رکھی گئی ہیں۔

نماز کی دعوت اور ترغیب کے لئے اسلام نے "اذان" کو نافذ العمل کیا اور "نماز" شروع کرنے کے عمل کو "اقامت" سے مربوط و متعارف کرایا ہے۔

یہاں کچھ تامل اور ذرا سا غور کرلیا جائے تو باآسانی محسوس ہو جائے گا کہ جو "نظم" نماز میں مطلوب ہے اسے "اقامت" کے ذریعے تعلیم کردیا گیا ہے۔

مثلاً

۱۔ صف اول میں بیٹھنا

۲۔ صف پر کرنا

۳۔ قبلہ رو چوکس بیٹھنا

۴۔ دوزانو بیٹھنا

۵۔ سکون اور وقار ملحوظ رکھنا وغیرہ

موذن جب "اقامت" کہے تو نمازیوں کو کھڑے ہو کر نماز شروع کرنے کے لئے بھی اسلام میں باقاعدہ تربیت اور تعلیم بہم پہنچائی گئی ہے۔

اقامت کے وقت نمازی کب کھڑے ہوں؟

یہاں اصولی اور بنیادی ضابطہ بخاری کی حدیث ہے۔

۱۔ بخاری کا اصل نام "الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اختصار کے پیش نظر عام و خاص میں صحیح بخاری کا نام مشہور و معروف ہوگیا۔ ۶ لاکھ احادیث میں سے سات ہزار تین سو ستانوے احادیث کا انتخاب کر کے بخاری کو مدون کیا گیا۔

امام بخاری[1] اپنی پوری سند کے ساتھ عبداللہ بن ابو قتادہ کے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں - انہوں نے بیان کیا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی (۲)

نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک کہ تم مجھے دیکھ نہ لو۔ (بخاری ۔ کتاب الاذان)۔

ف

۱۔ یہاں بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی تعیین شرعی میں دو اصول تعلیم فرمائے گئے ہیں ایک یہ کہ
ممانعت کی پابندی ضروری ہے۔

۱۔ آپ کا نام محمد بن اسمٰعیل، کنیت "ابو عبداللہ" لقب "امیر المومنین فی الحدیث" ماوراء النہر کے شہر بخارا میں ولادت کے باعث "بخاری" کہلائے ۔ ولادت۔ ۱۳ شوال المکرم ۱۹۴ھ اور وفات سمرقند کے راستے "خرتنگ" نامی بستی میں یکم شوال المکرم ۲۵۶ھ میں بعمر ۶۲ سال ہوئی (سعیدی غفرلہ)

۲۔ یہ حدیث بخاری میں "عدالجمع" تک مکرر ہے نیز امام مسلم (ابوالحسن مسلم بن حجاج القشیری (خراسان کے وسیع اور حسین شہر نیشاپور کے "بنو قشیر خاندان" میں متولد ہونے کے باعث "قشیری" کہلائے) ولادت ۲۰۲، ۲۰۴، ۲۰۶ - م ۲۴ رجب المرجب ۲۶۱ ھ) نے حدیث میں اپنی شہرہ آفاق تصنیف "الجامع الصحیح" معروف بہ "صحیح مسلم" میں اسے ذکر کیا۔ گویا یہ حدیث "متفق علیہ" اور مرویات میں "اولی من الاولی" کے درجہ تک فائز ہے۔ (صحیح مسلم ۔ کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ)۔۱۲۔ سعیدی غفرلہ

دوسرے یہ کہ

"صاحب علم ھدیٰ" کا عمل اس کے قول کی طرح حجت اور سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

امرِ واقعہ

رسول اللہ ﷺ کا شانہ اقدس میں ہوتے کہ نماز کی "اقامت" کہی جاتی۔ صحابہ کرام "بموجب حکم" صف میں بیٹھ کر اقامت سنتے "شہادتین" کے بعد نبی ﷺ کاشانہ اقدس سے جلوہ نما ہوتے۔ آپ کو دیکھ کر "بموجب حکم" صحابہ کرام کھڑے ہوجاتے۔

۲۔ حدیث میں "حتی ترونی" کا جملہ ' علاوہ نماز صاحب علم ھدیٰ کی اقتداء کی طرف زبردست اشارہ ہے۔ یعنی نماز میں اقتداء تو بہرحال ہے' نماز کے علاوہ بھی اسکی رہنمائی لوگوں پر حجت اور واجب التعمیل ہے۔ دوسرے لفظوں میں "صاحب علم ھدیٰ" مصلی پر ہی منصب اعلیٰ کا حامل نہیں' ہر جگہ ہی اس کا یہ منصب برقرار اور لائق تعظیم ہے۔

اس گفتگو کے بعد

ہم دیکھتے ہیں کہ "حدیث کے دونوں اہم اصول" لوگوں نے بالعموم ترک کردیئے ہیں۔

☆ خودسری

☆ بے عملی

☆ اور دیکھا دیکھی.

کی مختلف النوع روش نے تقریبا اسلام کے ہر پہلو کو مہجور و متروک بنا کر رکھ

دیا ہے۔

ہر شخص اپنی ذات میں مجتہد بھی ہے ______

"مفسر" بھی ______

"محدث" بھی ______

اور "محقق" بھی ______

"اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون"

آیئے

اب ہم حدیث کے مذکور الصدر "دونوں اہم نکات" سے متعلق تعلیم و تربیت کی تعمیل میں سلف صالحین سے "استشہاد" نقل کرتے ہیں۔

اگر بنظر انصاف "نفسانی اغراض" سے پاک ہوکر اس کا مطالعہ (OBSERVATION) کیا جائے تو "قبول حق" اور تربیت نظم" کے لئے ہماری یہ کاوش انشاء اللہ العزیز یقیناً مفید اور نافع ثابت ہوگی۔

اللھم انی اعوذ بک من شرور النفس و ھمزات الشیاطین واھدنی الی طریق الصالحین الھادین المھدیین - آمین بجاہ حبیبک سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وعلی الہ و صحبہ نجوم الھدایۃ والنجاۃ الی یوم الدین - وسلم تسلیما کثیرا کثیرا دائما فی الدارین۔

فنقول و باللہ التوفیق و ھوالمستعان وعلیہ التکلان

۱۔ پانچویں صدی ھجری کے جید امام شمس الائمہ محمد بن احمد

سرخسی (م۔ ۴۸۳ھ) "المبسوط"[۱] میں رقمطراز ہیں

۱۔ **فان کان الامام مع القوم فی المسجد فانی احب لهم ان یقوموا فی الصف انا قال المونن حی علی الفلاح فانا قال**
قد قامت الصلوۃ کبر الامام
والقوم جمیعا فی قول ابی حنیفة و محمد رحمهما الله

پس اگر امام اپنے مقتدیوں کے ساتھ مسجد میں موجود ہو تو میں ان کے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ موذن جب حی علی الفلاح کہے تب وہ صف میں کھڑے ہوں۔

اور جب وہ **قدقامت الصلاظ** کہے تو امام تکبیر (تحریمہ) کہے۔

جمیع اصحاب علم ' امام ابو حنیفہ و امام محمد رحمہما اللہ کے قول ھی میں عمل پذیر ہیں۔

۲۔ **وقال زفرانا قال المونن مرة قدقامت الصلوة قاموافی الصف واناء قال ثانیا کبروا۔**

۱۔ حدیث اور فقہ کے امام اجل ابو عبداللہ محمد بن حسن شیبانی (م۔ ۱۹۰ھ) امام اعظم نعمان بن ثابت المعروف ابو حنیفہ (م۔۱۵۰ھ) کے عظیم شاگرد ہیں علم فقہ میں "المبسوط" آپ کی ضخیم ترین تصنیف ہے۔ امام محمد بن محمد حاکم شہید (م۔۳۳۴ھ) نے امام محمد کی دیگر دو کتابوں کے ساتھ اس کو ملخص کیا اور اس تلخیص کا نام "الکافی فی فروع الحنفیہ" رکھا۔ امام سرخستی نے ۱۳۰ اجزاء پر مشتمل کنویں کی قید کے دوران بغیر مطالعہ کے فی البدیہہ اسکی یہ شرح المبسوط کے نام سے املاء کرائی۔ یہ کتاب حنفیہ کے ہاں "اصول" کا درجہ رکھتی ہے۔
(سعیدی غفرلہ)

امام زفر نے فرمایا۔ موذن جب پہلی بار قد قامت الصلوۃ کہے تو صف میں کھڑے ہو اور جب دوسری بار (قد قامت الصلوۃ) کہے تو تکبیر کہلو۔

۳۔ **و ابوسف احتج بحدیث عمر رضی اللہ تعالی عنہ فانہ بعد فراغ الموذن من الا قامۃ کان یقوم فی المحراب ویبعث رجالا یمنۃ ویسرۃ لیسووا الصفوف فانا نادوا استوت کبر۔**

امام ابو یوسف حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے دلیل اختیار کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ موذن کے اقامت سے فارغ ہونے کے بعد محراب میں کھڑے ہوتے اور دو افراد ان کے دائیں اور بائیں آجاتے اور صفیں برابر کراتے جب وہ پکارتے کہ صفیں برابر ہو گئیں تو آپ تکبیر کہتے۔

۴۔ **وھذا اذا کان الموذن غیر الامام۔ فان کان ھو الامام لم یقوموا حتی یفرغ من الا قامۃ لا نھم تبع للامام و امامھم الان قائم للاقامۃ لا للصلوۃ۔**

یہ (بیٹھ کر تکبیر سننے اور کھڑے ہونے کی صورت) اس وقت ہے جب موذن امام کے علاوہ ہو' اگر خود امام اقامت کہنے والا ہو تو لوگ کھڑ نہ ہوں جب تک امام اقامت سے فارغ نہ ہولے۔ کیونکہ لوگ امام کے (نماز میں) تابع ہیں جبکہ امام کا اس وقت کھڑے ہونا اقامت کے لئے ہے نہ کہ نماز کے لئے (تو لوگوں کو چاہئیے کہ بیٹھ کر اقامت سنیں)۔

۵۔ **وکذلک اذا لم یکن الامام معھم فی المسجد یکرہ لھم ان یقوموا فی الصف حتی یدخل الامام۔**

اور اسی طرح (یہ ضابطہ بھی ہے کہ) جب امام لوگوں کے ساتھ مسجد میں موجود نہ ہو تو لوگوں کے لئے مکروہ ہے کہ وہ صف میں کھڑے ہوں (خواہ اقامت ہو بھی جائے) یہاں تک کہ امام مسجد میں داخل ہو جائے۔

(المبسوط للسرخسی۔ جز اول، ص۔۳۹)

ف

شمس الائمہ امام محمد بن احمد سرخسی نے پانچویں صدی ھجری میں "اقامت میں کھڑے ہونے" کے "نظم" (Discipline) کو جس طرح مفصل بیان کیا ہے، اس سے بنظر اختصار چند اھم "فوائد" عقل سلیم کے لئے یقیناً مفید ثابت ہوں گے

۱۔ اقامت بیٹھ کر سنی جائے اور حی علی الفلاح کے وقت صف میں کھڑے ہوا جائے۔

۲۔ سید الائمہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اقامت کے اس "نظم" کو دوسری صدی ھجری میں اور آپ کے بعد آپ کے تلامذہ نے متواتر اس "ضابطے" کو نقل اور اس پر عمل کیا ہے۔

۳۔ پہلی صدی ھجری میں خلیفہ راشد "الناطق بالوحی و الکتاب" عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھ کر "اقامت سننے" کے عامل تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے مقتدی صحابہ بھی۔

۴۔ امام خود اقامت کہنے والا ہو تو مقتدی بیٹھ کر اقامت سنیں اور بعد از

اقامت کھڑ ہوں۔

۵۔ اقامت ہو چکے اور امام موجود نہ ہو تو لوگوں کا کھڑے ہونا مکروہ ہے۔

امام آجائے تب کھڑے ہوں۔

نوٹ۔ اسلام نے یہاں امام کے احترام کا جو "ضابطہ" بیان کیا ہے اس کی روشنی میں لوگوں کو اپنے "سوقیانہ" طرز عمل پر ضرور نظر کرنی چاہیے اور اپنی اصلاح کی فکر کی جانی چاہئے

فافھم و تامل۔!

۲۔ چھٹی صدی ھجری کے نامور محدث وفقیہ ابومحمد عبداللہ بن احمد ابن قدامہ حنبلی (متوفی۔ ۶۲۰ھ) اپنی معروف تصنیف "المغنی" میں ارقام فرماتے ہیں۔

ا۔ ویستحب ان یقوم الی الصلوۃ عند قول المونن قد قامت الصلوۃ و بهذ قال مالک۔

قال ابن المنذر علی ہذا اھل الحرمین۔

مستحب یہ ہے کہ موذن جب "قد قامت الصلوۃ" کہے اس وقت صف میں کھڑے ہوں۔ یہی امام مالک نے بھی فرمایا ہے۔

ابن منذر نے فرمایا "اھل حرمین" بھی اسی پر عمل پیرا ہیں۔

تببیہ

یہاں پہلی بات یہ ثابت ہو رہی ہے کہ امام مالک کا فرمان بھی یہ ہے کہ موذن

کے اقامت میں "قد قامت الصلوۃ" کہنے کے بعد لوگ کھڑے ہوں۔
اس صراحت سے آئمہ اربعہ کا اجماع ثابت ہوگیا کہ "اقامت میں" بیٹھنا اور "شہادتین" کے بعد کھڑے ہونا مسنون و مستحب ہے۔ (جیسا کہ آگے اسکی تفصیل آرہی ہے)

مزید برآں ابن منذر کی صراحت سے اھل حرمین کے عمل سے بھی اسی کی تائید و توثیق ہورہی ہے۔

واضح رہے کہ امام مالک کے متعلق "اقامت کے اول" میں کھڑے ہونے کے بیان کو اس قول کی روشنی میں تاویل پر محمول کیا جائیگا۔ تاہم بر تقدیر تسلیم ان کا عمل اقامت کے اول میں کھڑے ہونے کا بھی ہو تو یہ ان کا تفرد ہوگا جو ہمیں کسی طرح بھی مضر نہیں کیونکہ ائمہ کی اکثریت "اقامت بیٹھ کر سننے" کے عمل کی موید و موثق ہے۔

ایک اہم پہلو یہ بھی پیش نظر رہے کہ اب تک کی گفتگو اور آئندہ ذکر کئے جانے والے "ضوابط" سے یہ بات اظھر من الشمس ہے کہ "اقامت" اصلا موذن ہی کا حق ہے اولا وھی مجاز ہے کہ خود ہی اقامت بھی کہے۔

فللہ الحمد

۲۔ وقال الشافعی - یقوم اذا فرغ الموذن من الاقامۃ

امام شافعی نے فرمایا موذن جب اقامت سے فارغ ہوجائے تب کھڑے ہوں

۳۔ وکان عمر بن عبدالعزیز و محمد بن کعب و سالم و ابو قلابۃ و الزہری و عطاء یقومون فی اول بدوۃ من الاقامۃ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز، محمد بن کعب سالم، ابو قلابہ، زہری اور عطاء اقامت

کے ابتدائی اول حصہ میں کھڑے ہوتے۔

۲۔ **وقال ابو حنیفة یقوم انا قال حی علی الصلاة فانا قال قد قامت الصلوة کبر۔**

سید الائمہ ابو حنیفہ نے فرمایا موذن جب **حی علی الصلاۃ** کہے تب کھڑے ہوں اور جب وہ قد قامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر کہہ دے۔

3 ساتویں صدی ہجری کے جلیل القدر امام الشیخ شمس الدین ابی الفرج عبدالرحمن بن ابی عمر (متوفی ۔ ۶۸۲ھ) "المغنی" کی شرح "الکبیر" میں مذکورہ بالا "المغنی" کی عبارت ہی کے موید ہیں۔ "تحصیل حاصل" کی وجہ سے "الکبیر" کی تکرار نقل نہیں کی گئی۔

(ملاحظہ ہو۔ المغنی مع الکبیر جزء اول ص ۵۳۸)

4۔ ساتویں صدی ھجری ہی کے شہرہ آفاق عظیم شافعی محدث امام محی الدین ابو ذکریا یحیی بن شرف النووی (م ۔ ۶۷۶ھ) صحیح مسلم کی معروف و متداول شرح "المنہاج فی شرح مسلم بن الحجاج" میں تحریر فرماتے ہیں۔

واختلف العلماء من السلف فمن بعدهم متی یقوم الناس للصلوة ومتی یکبر الامام

علماء سلف اور ان کے بعد یہ مختلف فیہ ہے کہ لوگ نماز کے لئے کب کھڑے ہوں اور یہ کہ امام کس وقت تکبیر تحریمہ کہے

۱۔ **فمنهب الشافعی رحمه الله تعالی وطائفة انه یستحب ان لا یقوم احد حتی یفرغ المونن من الاقامة**

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے طبقہ علماء کا مذہب ہے کہ مستحب امر یہ ہے کہ لوگوں میں کوئی بھی کھڑا نہ ہو جب تک کہ موذن اقامت سے فارغ نہ ہوجائے

۲۔ **ونقل القاضی عیاض عن مالک رحمہ اللہ تعالی و عامۃ العلماء انہ یستحب ان یقوموا اذا اخذ الموذن فی الاقامۃ**

قاضی عیاض نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور علماء سے نقل کیا ہے کہ مستحب یہ ہے جب موذن اقامت شروع کرے تو لوگ کھڑے ہوجائیں

۳۔ **وکان انس رحمہ اللہ تعالی یقوم اذا قال الموذن قد قامت الصلوۃ وبہ قال احمد رحمہ اللہ تعالی۔**

حضرت انس رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوتے جب موذن قد قامت الصلوۃ کہتا امام احمد (بن حنبل) رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔

۴۔ **وقال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ والکوفیون یقومون فی الصف اذا قال حی علی الصلوۃ فاذا قال قد قامت الصلوۃ کبر الامام**

امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور اہل کوفہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ صف میں کھڑے ہوں جب (موذن) حی علی الصلوۃ کہے اور جب وہ قد قامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر کہہ دے۔

وقال جمہور العلماء من السلف و الخلف لا یکبر الامام حتی یفرغ الموذن من الاقامۃ

جمہور علماء سلف و خلف نے فرمایا کہ موذن جب تک اقامت سے فارغ نہ ہو امام تکبیر نہ کہے۔

(شرح مسلم للنووی۔ ج ۱۔ ص ۲۲۰)

5۔ اٹھویں صدی ھجری کے عظم محدث شمس الدین محمد بن یوسف بن علی الکرمانی (متوفی ۔ ۷۹۶ ھ) "الکواکب الدراری" شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں۔

۱۔ قال الشافعی یستحب ان لا یقوم احد حتی یفرغ المونن من الاقامة

امام شافعی (محمد بن ادریس متوفی ۲۰۴ ھ) نے فرمایا مستحب یہ ہے کہ موذن جب تک اقامت سے فارغ نہ ہوجائے تب تک کوئی بھی کھڑا نہ ہو

۲۔ قال احمد یقوم انا قال المونن قد قامت الصلوة

امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۶۱ ھ) نے فرمایا موذن جب **"قدقامت الصلوة"** کہے تب کھڑے ہوں۔

۳۔ وروی عن مالک انه کان یقوم فی اول الاقامة

امام مالک بن انس اصبیحی (م ۱۷۹ھ) سے روایت کی گئی ہے کہ وہ اقامت کے اول حصہ میں کھڑے ہوتے۔

نوٹ۔ یہاں اقامت سے قبل کھڑے ہونے کا جواز نہیں جیسا کہ بعض لوگ محض رواجا ایسا کرنے لگے ہیں

۴۔ وقال ابو حنیفة یقومون فی الصف انا قال المونن حی علی الصلاة

سید الائمہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (م ۔ ۱۵۰ ھ) فرماتے ہیں موذن جب اقامت میں حی علی الصلوة کہے تب لوگ صف میں کھڑے ہوں۔

(الکواکب الدراری بشرح البخاری للکرمانی جزء ۵ ص ۲۲)

6- نویں صدی ھجری کے شہرہ افاق عظیم محدث امام شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م - ۸۵۲ھ) فتح الباری بشرح صحیح البخاری" (ت- ۸۴۲ھ) میں رقم ریز ہیں

ا- ونہب الا کثرون الی انہم انا کان الامام معہم فی المسجد لم یقوموا حتی تفرغ الاقامة

اکثر ائمہ نے اس موقف کو اپنایا ہے کہ جب امام اپنے مقتدیوں کے ساتھ مسجد میں موجود ہو تو نہ کھڑے ہوں جب تک اقامت سے فراغت نہ ہو جائے۔

۲- وعن انس انہ کان یقوم انا قال المونن قد قامت الصلوۃ رواہ ابن المنذر وغیرہ - وکنارواہ سعید بن منصور من طریق ابی اسحق عن اصحاب عبداللہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ (م - ۹۳ ھ ر ۹۵) سے مروی ہے کہ آپ اس وقت کھڑے ہوتے جب موذن **قد قامت الصلوۃ** کہتا۔ ابن منذر وغیرہ نے اسے روایت کیا اور اسی طرح سعید بن منصور نے ابو اسحق کے طریق سے اصحاب عبداللہ سے روایت کی۔

ف

خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بعد جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عمل بھی "اقامت بیٹھ کر سننا" فتح الباری بشرح البخاری

میں نقل کیا گیا ہے۔

۳۔ **وعن سعید بن المسیب انا قال الموذن اللہ اکبر وجب القیام وانا قال حی علی الصلوۃ عدلت الصفوف و انا قال لا الہ الااللہ کبر الامام**

حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ جب موذن اللہ اکبر کہے تو قیام واجب ہوگیا اور جب وہ حی علی الصلوۃ کہے تو صفیں برابر کی جائیں اور جب الا الہ الااللہ کہے تو امام تکبیر کہے۔

۴۔ **وعن ابی حنیفة یقومون انا قال حی علی الفلاح فانا قال قد قامت الصلوۃ کبر الامام**

امام اعظم ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ وہ موذن کے حی علی الفلاح کہنے کے وقت کھڑے ہوتے اور جب وہ قد قامت الصلوۃ کہتا تو امام تکبیر کہتا۔

۵۔ **واما انا لم یکن الامام فی المسجدفنھب الجمھور الی انھم لا یقومون حتی یروہ**

علاوہ ازیں امام جب مسجد میں نہ ہو تو جمہور ائمہ کا موقف یہ ہے کہ لوگ نہ کھڑ ہوں (خواہ اقامت ہو بھی جائے) جب تک امام کو دیکھ نہ لیں۔

(فتح الباری بشرح صحیح البخاری لابن حجر العسقلانی ۔ جز ۲۔ ص ۱۲۰)

-7- نویں صدی ھجری ہی کے ایک اور نامور محدث جلیل القدر فقیہ امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی (م-۸۵۵ ھ) اپنی بے مثل شرح بخاری عمدۃ القاری (ت- ۸۴۸ ھ - ۱۲ مجلّات) میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وقد اختلف السلف متی یقوم الناس الی الصلوۃ

(اقامت کے وقت) لوگوں کے صف میں کھڑے ہونے کے بارے میں سلف صالحین کے ہاں مختلف نظم ہیں

۱- **فنھب مالک و جمھور العلماء الی انه لیس لقیامھم حد ولکن استحب عامتھم القیام انا اخذ الموذن فی الاقامة۔**

(امام) مالک (بن انس الاصبحی م - ۱۷۹ ھ) اور جمہور علماء کا میلان اس طرف ہے کہ لوگوں کے کھڑے ہونے کی کوئی حد متعین نہیں البتہ عام علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ موذن جب اقامت کہنی شروع کرے تب کھڑ ہوں۔

۲- **وکان انس رضی اللہ عنه یقوم انا قال الموذن قد قامت الصلوة وکبر الامام**

(ممتاز صحابی رسول ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ (م- ۹۳ ھ ۹۵ھ) اس وقت کھڑے ہوتے جب موذن قد قامت الصلوة کہتا اور امام تکبیر کہہ دیتا

۳- **وحکاہ ابن ابی شعیبة عن سوید بن غفلة وکناقیس بن ابی حازم و حماد و عن سعید بن المسیب و عمر بن عبدالعزیز**

انا قال الموذن اللہ اکبر وجب القیام وانا قال حی علی الصلوة اعتدلت الصفوف وانا قال لاالہ الااللہ کبر الا مام

(امام) ابن شیبہ نے سوید بن غفلہ سے حکایت (نقل) کی ہے اور یونہی قیس بن ابی حازم اور حماد نے سعید بن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز سے نقل کیا کہ

جب موذن اللہ اکبر کہے تو قیام واجب ہے اور جب وہ حی علی الصلوۃ کہے تو صفیں برابر کی جائیں اور جب لاالہ الااللہ کہے تو امام تکبیر (تحریمہ) کہہ دے۔

۴۔ **وفی المصنف کرہ ھشام یعنی ابن عروۃ ان یقوم حتی یقول المونن قد قامت الصلوۃ**

اور مصنف میں ہے ہشام بن عروہ لوگوں کو سختی سے پابند کرتے کہ وہ اس وقت کھڑے ہوں جب موذن قد قامت الصلوۃ کہے[1]

۱۔ ہشام بن عروہ جلیل القدر امام حدیث اور امام اعظم ابو حنیفہؓ اور امام مالکؓ کے استاد حدیث ہیں۔ محاسن علمیہ اور ورع و تقوی میں بڑی قد آور شخصیت کے مالک ہیں۔ بخاری و مسلم انہی کے حلقہ تلمذ سے فیضیاب ہوئے ہیں

۱۔ **ھشام بن عروۃ بن الزبیر .... رای ابن عمر ومسح راسہ ودعالہ قال ابن سعد والعجلی**

کان ثقۃ - وقال ابو حاتم - ثقۃ امام فی الحدیث۔ و نکرہ ابن حبان فی الثقات وقال کان متقنا ورعا فاضلا حافظا۔ (ولد - سنۃ احدی و ستین وماث سنۃ ست واربعین ومائۃ = ۱۴۶ھ بعمر ۸۶ سال)

۔(تہنیب التہنیب جلد - ۱۱/۴۸-۵۱)

۲۔ **نعمان بن ثابت التیمی ابو حنیفہ الکوفی - رای انسا۔ وروی عن عطا بن ابی رباح ....(الی) ھشام بن عروۃ فی آخرین -**

(تہنیب ۱۰/۴۴۹)

۳۔ **مالک بن انس .... الفقیہ احد اعلام الاسلام ، امام نارالھجرۃ روی عن عامر بن عبداللہ بن الزبیربن العوام .... و ھشام بن عروۃ ......(الشیخ) (تہنیب التہنیب - ۱۰/۵)۔ (سعیدی غفرلہ)۔**

۵- ومذہب الشافعی وطائفة انه یستحب ان لا یقوم حتی یفرغ المونن من الاقامة

امام محمد بن ادریس) شافعی (م - ۲۰۴ھ) اور ان کے پیروائمہ کے مذہب میں کہ مستحب یہ ہے لوگ نہ کھڑے ہوں جب تک کہ موذن اقامت سے فارغ نہ ہولے

٦- وھرقول ابی یوسف

اور (امام) ابو یوسف کا قول بھی یہی ہے

وعن مالک رحمه الله السنة فی الشروع فی الصلوة بعد الاقامة و بدایة استوا الصف۔

اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اقامت کے بعد نماز شروع کرنا اور اس سے پہلے صفیں ہموار و درست کرنا سنت ہے

۷- وقال احمد۔ انا قال المونن قد قامت الصلوة یقوم

اور (امام) احمد (بن حنبل م - ۲۴۱ھ) نے فرمایا موذن جب قد قامت الصلوة کہے تب لوگ کھڑے ہوں۔

۸- وقال زفر

انا قال المونن قد قامت الصلوة مرة قاموا و انا قال ثانیا افتتحوا

اور (امام) زفر نے فرمایا

جب موذن قد قامت الصلوة پہلی بار کہے تو کھڑے ہو اور جب دوسری بار کہے تو نماز شروع کردو۔

۱۰- وقال ابوحنیفه و محمد

يقومون فى الصف انا قال حى على الصلوة فانا قال قدقامت الصلوة كبر الامام

(امام اعظم) ابوحنیفہ (م-۱۵۰ھ) اور (امام) محمد (م-۱۹۰ھ) نے فرمایا

موذن جب حی علی الصلوۃ کہے تب لوگ صف میں کھڑے ہوں اور جب وہ قد قامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر کہہ دے

تنبیہ

وانا لم يكن الامام فى المسجد فنهب الجمهور الى انهم لا يقومون حتى يروه

اور جب امام مسجد میں نہ ہو تو جمہور اس نظم کی طرف مائل ہیں کہ لوگ نہ کھڑے ہوں (خواہ اقامت ہو بھی جائے) جب تک امام کو دیکھ نہ لیں

ف

امام بدرالدین عینی (م-۸۵۵ھ) نے عمدۃ القاری میں امام کے احترام کی جو تصریح نقل فرمائی اس کی مناسبت سے امام سے متعلق حسب ذیل امور کا ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے

۱- امام صاحب علم و تقوی ہو تاکہ لوگ اسے قدرو منزلت اور وقار کی نظر سے دیکھیں

۲- ظاہری وجاہت یعنی لباس اور وضع قطع کے اعتبار سے پسندیدہ و خوش خصال ہو

۳- امام معاشی اور معاشرتی طور پر خوشحال ہو (خواہ اپنے طور پر یا جو اسے وقف کریں انکی معقول کفالت سے) تاکہ معاشی اور معاشرتی الجھنیں اس کے حق میں موجب طعن نہ ہو سکیں

۴- لوگ امام کو طعن و تنقید اور سب و شتم کا نشانہ ہرگز نہ بنائیں

۵- بغیر علم اور صریح تحقیق کے امام کے ساتھ مباحثہ و مجادلہ اور بے جا اصرار سے گریز کریں

۶- اسلامی نقطہ نظر سے از خود کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے امام سے رہنمائی اور مشورہ لیں تاکہ دینی اور دنیاوی اعتبار سے خطاء یا گناہ کا احتمال نہ رہے

نوٹ۔

ان ضروری امور کا لحاظ اور پاس نہ کیا جائے تو اسلام میں امامت کی مقصدیت سے انحراف پیدا ہو گا جس کا نتیجہ وبال اور خسران کے سوا کچھ نہیں۔

8- فقہ حنفی کی مستند کتاب الدر المختار شرح تنویر الابصار میں مرقوم ہے

دخل المسجد والموذن يقيم قعد الى قيام الامام فى مصلاه (الدرا المختار ص-۴۰۰)

جو شخص ایسے وقت مسجد میں داخل ہوا کہ موذن اقامت کے لئے کھڑا ہوا تھا تو وہ امام کے مصلا میں کھڑے ہونے تک بیٹھ جائے

9- خاتمة المحققین بدر الفقها الحنفیه محمد امین الشہیر بابن عابدین (م- ۱۲۵۲ھ)

الدرالمختار کی شرح ردا المحتار عرف فتاوی شامی میں ارقام فرماتے ہیں

(قوله قعد) ویکره له الا نتظار قائما- ولکن یقعد ثم یقوم انا بلغ الموذن حی علی الفلاح (انتهی هندیة عن المضمرات)- (فتاوی شامی ص ۴۰۰)

(بیٹھ کر اقامت سننے کی بات کا مطلب یہ ہے کہ) آتے ہوئے کھڑے ہوکر تکبیر ختم ہونے کا انتظار کرنا مکروہ ہے اسے چاہئیے کہ وہ بیٹھ جائے اور جب موذن حی علی الفلاح تک پہنچے پھر کھڑا ہو۔

10- دیوبند مکتب فکر کی معروف شخصیت اور دارالعلوم دیوبند کے مشہور استاد الاساتذہ مولانا شبیر احمد عثمانی فتح الملہم شرح صحیح مسلم (۱۳۵۴ھ) میں رقمطراز ہیں

وقد اختلف السلف متی یقوم الناس الی الصلوة فنهب مالک و جمهورالعلماء الی انه لیس لقیامهم حد ولکن استحب عامتهم القیام انا اخنالموذن فی الاقامة

سلف صالحین میں مختلف فیہ ہے کہ نماز کے وقت لوگ کب کھڑے ہوں امام مالک اور جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ لوگوں کے کھڑے ہونے میں کوئی حد معین نہیں لیکن عام علماء مالکیہ موذن کے اقامت شروع کرنے کے وقت

لوگوں کے کھڑے ہونے کو مستحب کہتے ہیں۔

۲۔ **وکان انس رضی اللہ عنه یقوم انا قال المونن قد قامت الصلوۃ وکبر الامام**

حضرت انس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے جب موذن قد قامت الصلوۃ کہتا اور امام تکبیر کہہ دیتا۔

۳۔ **وحکاہ ابن ابی شیبة عن سوید بن غفلة وکناقیس بن ابی حازم و حماد و عن سعید بن المسیب و عمر بن عبدالعزیز انا قال المونن اللہ اکبر وجب القیام وانا قال حی علی الصلوۃ اعتدلت الصفوف و انا قال لا الہ الا اللہ کبر الامام۔**

ابن ابی شیبہ نے سوید بن غفلہ سے اور اسی طرح قیس بن ابی حازم اور حماد نے سعید بن مسیب اور عمر بن عبدالعزیز سے حکایت کی کہ جب موذن (اقامت میں) اللہ اکبر کہے تو قیام واجب ہے اور جب وہ حی علی الصلوۃ کہے تو صفیں برابر کی جائیں اور جب لا الہ الا اللہ کہے تو امام تکبیر کہہ دے

ونھب عامة العلماء الی انه لایکبر حتی یفرغ المونن من الاقامة

عام علماء اس رائے کی طرف ہیں کہ تکبیر تحریمہ نہ کہی جائے جب تک موذن اقامت سے فارغ نہ ہوجائے

۴۔ **وفی المصنف کرہ ھشام یعنی ابن عروۃ ان یقوم حتی یقول المونن قد قامت الصلوۃ**

مصنف میں ہے ھشام بن عروہ سختی سے پابندی کرواتے کہ لوگ اس وقت

کھڑے ہوں جب موذن قد قامت الصلوۃ کہتا

وعن یحی بن وثاب انافرغ الموذن کبر ۔ وکان ابراہیم یقول انا (قد) قامت الصلوۃ کبر۔

یحی بن وثاب سے مروی ہے موذن جب اقامت سے فارغ ہوجائے تب تکبیر کہو۔ اور ابراہیم فرماتے تھے جب (قد) قامت الصلوۃ کہا جائے تب تکبیر کہیں۔

۵۔ و مذہب الشافعی و طائفة انه یستحب ان لا یقوم حتی یفرغ الموذن من الاقامة ۔ وھوقول ابی یوسف

امام شافعی اور ان کے طبقہ علما کے مذہب میں مستحب یہ ہے کہ لوگ نہ کھڑے ہوں جب تک کہ موذن اقامت سے فارغ نہ ہوجائے اور امام ابو یوسف کا قول بھی یہی ہے

۶۔ وعن مالک السنة فی الشروع فی الصلوة بعد الاقامة و بدایة استواء الصف

امام مالک سے مروی ہے سنت یہ ہے کہ اقامت کے بعد نماز میں شروع ہوں اور ابتدا صفیں درست اور ہموار کرلیں

۷۔ وقال احمد انا قال الموذن قد قامت الصلوۃ یقوم

امام احمد نے فرمایا موذن جب قد قامت الصلوۃ کہے تب لوگ کھڑے ہوں۔

۸۔ وقال زفر انا قال الموذن قد قامت الصلوۃ مرة قاموا وانا قال ثانیا افتتحوا۔

امام زفر نے فرمایا موذن جب پہلی مرتبہ قد قامت الصلوۃ کہے تو لوگ کھڑے ہو جائیں اور جب دوسری مرتبہ کہے نماز شروع کر دیں۔

۹۔ وقال ابو حنیفه و محمد یقومون فی الصف انا قال حی علی الصلوۃ فانا قال قد قامت الصلوۃ کبر الامام لانه امین الشرع وقد اخبر بقیامها فیجب تصدیقه

امام الائمہ ابو حنیفہ اور امام محمد نے فرمایا صف میں لوگ اس وقت کھڑے ہوں جب موذن حی علی الصلوۃ کہے اور جب وہ قد قامت الصلوۃ کہے تو امام تکبیر کہہ دے کیونکہ شرع مطہرہ کا وہ محافظ ہے تو جب اسے قیام صلوۃ سے باخبر کیا گیا تو اس کی تصدیق کرنا امام کے لئے ضروری ہے

تنبیه

وانا لم یکن الا مام فی المسجد فنهب الجمهور الی انهم لا یقومون حتی یروه

اور جب امام مسجد میں موجود نہ ہو تو جمہور اس موقف پر ہیں کہ لوگ اس وقت تک نہ کھڑے ہوں جب تک امام کو دیکھ نہ لیں

(فتح الملہم بشرح صحیح مسلم باب متی یقوم الناس للصلوۃ)

۱۱۔ برصغیر کے مشہور و معروف فتاوی عالمگیری کے اردو ترجمہ میں دیوبند مکتب فکر کے مشہور مصنف مولانا سید امیر علی لکھتے ہیں

"جب کوئی شخص اقامت کے وقت داخل ہو تو اس کو کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جاوے پھر موذن جب حی علی الفلاح کہے تو کھڑا ہو یہ

مضمرات میں لکھا ہے اگر موذن امام کے سوا کوئی اور ہو اور نمازی مع امام کے مسجد کے اندر ہو تو موذن جسوقت اقامت میں حی علی الفلاح کہے اسی وقت ہمارے تینوں علما کے نزدیک امام اور نمازی کھڑ ہوجاویں یہی صحیح ہے اور امام مسجد سے باہر ہے تو اگر صفوں کی طرف سے مسجد میں داخل ہواتو جس صف سے وہ بڑھے وہ صف کھڑی ہو جاوے اور اسی طرح مائل ہوے ہیں شمس الائمہ حلوائی اور سرخسی اور شیخ الاسلام خواہر زادہ اور اگر امام مسجد میں سامنے سے آوے تو امام کو دیکھتے ہی سب کھڑے ہوجاویں اور اگر موذن اور امام ایک ہوتو اگر وہ اقامت مسجد کے اندر کہے تو جب تک اقامت سے فارغ نہ ہولے تب تک نمازی کھڑنہ ہوں اور وہ مسجد سے باہر اقامت کہے تو ہمارے مشائخ کا اتفاق ہے کہ جب تک امام مسجد میں داخل نہ ہو تب تک نمازی کھڑے نہ ہوں اھ (اردو ترجمہ فتاوی عالمگیری از مولانا سید امیر علی دیوبندی۔ ج ۔۱۔ص ۔۸۹)

12۔ جامعہ ازھر مصر کے نامور محقق عبدالرحمن بن عوض الجزیری (م ۔۱۳۶۰ھ) کی معروف تالیف کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعہ کے اردو ترجمہ میں دیوبندی مترجم مولانا منظور احسن عباسی (علماء اکیڈمی اوقاف پنجاب لاہور) لکھتے ہیں۔

۱۔ "مالکیہ کہتے ہیں کہ اقامت کہنے والے کے سوا ھر شخص کو جو نماز پڑھنا چاہتا ہے جائز ہے کہ اقامت کے دوران ہی یااس کے بعد جتنی دیر میں چاہے کھڑا ہوجائے۔ اس کے لئے وقت کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے البتہ

اقامت کہنے والا شروع سے کھڑا ہو گا

۲۔ شافعیہ کہتے ہیں سنت یہ ہے کہ مقتدی اس وقت کھڑا ہو جب اقامت کہنے والا تکبیر پوری کر چکے۔

۳۔ حنابلہ کہتے ہیں کہ اقامت کہنے والا جب قد قامت الصلوۃ کہے تب مقتدی کھڑا ہو بشرطیکہ امام کھڑا ہو چکا ہو۔ ورنہ امام کے کھڑے ہونے کا انتظار کرے

۴۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ جب اقامت کہنے والا حی علی الفلاح کہے تب (مقتدی کو) کھڑا ہونا چاہئیے

(کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ جزا اول ص۔ ۵۱۴ مترجمہ منظور احسن عباسی)

اقامت کے نظم میں تربیتی ضابطے

1- اوقات نماز اور اذان کا انتظار کرنا۔

2- گھر سے وضو کی ہدایت و تربیت۔

3- اذان سنتے ہی مسجد کی طرف (باوضو) پیش قدمی۔

4- مسجد کی طرف' دنیاوی' تخریبی اور تمام فواحش و منکرات بلکہ لغویات ولا یعنی امور ترک کرتے ہوئے بڑھنا۔ نیز اللہ و رسول ﷺ کی طاعت' محبت' ادب' وفور شوق اور عبادت کے ذوق فراواں سے لبریز قلب و ذھن کے ساتھ مسجد میں داخل ہونا۔(1)

5- مسجد میں دایاں پاؤں رکھ کر داخل ہونے کی ہدایت و تربیت کا قائم رکھنا۔

6- مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا اور سکون و وقار سے چلتے ہوئے "مصلیٰ" تک پہنچنا۔

7- مسجد میں سنن' نفل' تحیتہ المسجد وغیرہ اور زیرلب ذکر یا خاموشی اختیار رکھنے کی تربیت و ہدایت کا التزام رکھنا۔

8- صف اول میں "موذن کی جگہ چھوڑ کر" دو زانو بیٹھنے کی ہدایت و تربیت۔

9- صف اول کے بعد علی الترتیب صفوف میں متصل بیٹھنے کی ہدایت و تربیت۔

10- موذن کے ساتھ اقامت کے الفاظ بیٹھے ہوئے دھرانا۔

11- "حیّ علی الصلوٰتہ" پر اٹھ کھڑے ہونا۔

---

(1) ہر اسکول' تعلیمی ادارے اور سول و سرکاری دفاتر و تقریبات کے لئے مقررہ وقت پر پہنچنے کی دوڑ دھوپ' اہتمام (یونیفارم' لباس وغیرہ) اور خصوصی جدوجہد ہمارا روز کا مشاہدہ ہے۔ مگر اذان کے وقت یہ دوڑ دھوپ اور مسلسل و لگاتار پیش قدمی کا عمل ہمیں کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ہم قومی جرم کو اہمیت دیتے ہیں مگر اسلامی و شرعی جرم کو اہمیت نہیں دیتے؟ ایسا کس لئے ہے اور کیوں ہے؟ الحذر۔ الحذر

12- ایڑیوں کو عین صف کے کنارے پر جما کر صفوں کو بالکل سیدھا کرلینا۔

13- تکبیر تحریمہ اور باقی تمام ارکان نماز کو امام کی اقتداء میں پوری چستی' ربط اور حسن کے ساتھ ادا کرنا۔

14- تکمیل جماعت کے بعد احتیاط کے ساتھ بغیر عجلت کے جگہ بدلنا۔

15- نمازی کے آگے سے ہرگز نہ گزرنا خواہ سو سال تک کھڑے رہنا پڑے۔

16- نماز پڑھ چکنے کے بعد مسجد میں باوضو تلاوت' تسبیح و تہلیل یا دینی گفتگو میں مشغول ہونا مگر آواز بہت دھیمی رکھنا۔

17- مسجد میں دنیاوی گفتگو' عیب جوئی' اخلاق باختہ' قہقہہ' لغو و حرلیات اور فضول گوئی سے پورا اجتناب کرنا۔

18- جماعت کے بعد آنے والے نمازیوں کو جماعت کی پابندی کی تلقین کرنا اور انہیں نماز ادا کرنے کے لئے مکمل سکوت اور پرسکون ماحول فراہم کرنا۔

"واللہ المستعان وعلیہ التکلان والیہ انیب"

○

استبصار

گذشتہ صفحات میں ہم تفصیلا ذکر کر چکے ہیں کہ

اولاً ـــــ صحابہ کبار و فقہا امت اقامت بیٹھ کر سننے اور حی علی الصلاۃ پر کھڑے ہونے کے قائل اور عامل ہیں نیز ان وارثان علوم نبوت نے حدیث شریف کی تربیت اور اقامت کے ڈسپلن کو پورے احترام اور تواتر کے ساتھ پے بہ پے آگے بڑھایا ہے

ثانیاً۔ اقامت کے شروع حصے میں کھڑے ہونے کے خال خال نظائر تو ملتے ہیں مگر موذن کے اقامت کے لئے کھڑے ہوتے ہی لوگوں کا کھڑے ہو جانا امحاء سنت کے سوا کچھ نہیں۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

عہد اول سے عہد حاضر تک چودہ صدیوں پر محیط ہماری یہ کاوش اسلام میں "نظم و ضبط" کے پہلو کو اجاگر کرنے کی طرف ایک قدم ہے

ذرا غور کیجے---

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد کسی کا صحابی بننا یقیناً یقیناً محال ہے۔

مگر ـــــ

☆ ابو حنیفہ بننا ـــــ

☆ مالک بن انسؓ بننا ـــــ

☆ محمد بن ادریس شافعی بننا ـــــ

☆ احمد بن حنبل بننا ـــــ

محال نہیں ہے ----- مشکل تر ضرور ہے۔

صدیوں میں تسلسل اور توارد کے ساتھ "ذوی العقول" اور بالغ نظر پیدا ہوتے رہے اور زمین کبھی بھی ان سے خالی نہیں رہے گی -------

لیکن ------- صدیاں بیت گئی ------

ائمہ اربعہ کے مقام و منزلت تک کوئی بھی رسائی حاصل نہیں کرسکا ان رجال امت کے خصائص کو حسب ذیل امور کے آئینے میں دیکھیئے۔

۱۔ تعلیم ---

روایت اور درایت میں علم کے کثیر سرچشموں اور صدہا اساتذہ سے علوم و فنون کا وسیع اکتساب۔

۲۔ ضبط و حفظ

قوت حافظہ ' عصر حاضر کے "کمپیوٹر" سے زیادہ مضبوط اور پائیدار کسی بھی ایک مسئلے میں صد ہا دلائل کا ذخیرہ۔ یوں لگتا ہے جیسے سمندر کے بند میں شگاف پڑ جائے تو پانی کا بڑا ریلا رکنے کا نام نہ لے۔

۳۔ ذہانت

معاملہ فہمی اور جانچ پرکھ کی مثالی صلاحیت۔ استنباط 'استدلال ' استخراج میں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی الجھن رہی نہیں ۔ راہیں کشادہ اور روشن ہوگئی ہوں کوئی رکاوٹ مقصود حاصل کرنے میں حائل نہ رہی ہو۔

۴۔ شخصی محاسن۔

عادات و اطوار اور اخلاق و کردار میں یکتائے روزگار

سماجی ٬ ملی و قومی خدمات اور وقت کے اہم تقاضوں کی تکمیل میں بے لوث ٬ ہمہ تن مصروف اور پیش پیش۔

۵۔ صالحیت و پارسائی

حضور حق میں سربسجود مخلوق سے بے ریا محبت اور پاکبازی کا بے مثل نمونہ

۶۔ تقوی و استغناء

مال دنیا سے مآل آخرت کمانا۔ کفالت غیر سے بے نیاز ہونا

۷۔ تدریس

مجالس علمیہ سے بکثرت فیض یاب کرنا۔ علم کے نور سے افراد اور پھر پورے معاشرے کو منور کرنا۔

۸۔ ابتلاء

مشکلات اور شدائد میں صبر و استقلال کا پیکر

رخت سفر

۱۔ یایتھا النفس المطمئنتة۔ ارجعی الی ربک راضیة مرضیة۔ فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

۲۔ نشان مرد مومن باتو گویم
چو مرگ آید تبسم برلب است

یہاں وسیع تجزیہ کے بعد حاصل نتیجہ یہ ہے کہ سلف صالحین کی اقتداء ہی محفوظ تر ہے جو کتاب و سنت کے صحیح ادراک سے راہ عمل کو آسان بناتی ہے۔

بایں ہمہ-----

ا۔ " خودی اجتہادی " + " تنگ نظری " = گمبھیر مسائل

۲۔ " خود اجتہادی " + " آزاد روشن خیالی " = دل آزار مسائل

کا " سنگین قومی مسئلہ " جنم لے چکا ہے

ہماری درد مندانہ گزارش ہے کہ " اپنا عقل کل کا بت " پاش پاش کر کے " ادب " اور " نیاز مندی " کی خو اپنائی جائے ۔ وسیع مطالعہ کی روشنی میں جانچ پرکھ کی جائے کہ کمی آباء میں تھی یا ہماری خامیاں ہیں بہت؟

جنہوں نے وقت فکر اور وسعت نظر کے ساتھ حقیقت کو پالیا ہے ان کا فیصلہ بھی ملاحظہ ہو۔

ز اجتہاد عالمانہ کم نظر

اقتدار بر رفتگان محفوظ تر

تنگ برما راہ گزار دیں شدات

ھر لئیمے راز دار دیں شداست

(اقبال)

اگر وسعت قلبی اور فکر گیری سے ہم " اسلاف کی پیروی " اختیار کرلیں تو " اتحاد امت " میں ذرا بھر دیر بھی نہیں لگ سکتی اور ہماری " رنگ برنگی " " یک رنگی " میں تبدیل ہو کر

ھوسمٰکم المسلمین

کا جاندار مصداق بھی بن سکتی ہے اسی میں ہم سب کی بقاء اور ملت بیضاء کی

کامیابی کا راز مضمر ہے۔

راہ آباء روکہ ایں جمعیت است
معنی تقلید ضبط ملت است
(اقبال)

تتمہ

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے " تقلید سلف صالحین " کے محاسن اور " عدم تقلید" اور " خود اجتہادی " کے مفاسد کو اپنی ایک طویل نظم کا موضوع بنایا ہے ان کی یہ نظم کلیات اقبال ' فارسی کے حصہ " اسرار و رموز" میں " رموز بیخودی" کے عنوان سے منظوم ہے۔ اٹھائیس اشعار پر مشتمل اس فارسی نظم کا ہر ہر مصرعہ "سلف صالحین کی اتباع" کا زبردست محرک اور " بہترین درس ہے" اسی نظم سے ہم نے تین مختلف اشعار کا انتخاب سطور بالا میں پیش کیا ہے۔ نظم کا عنوان

درمعنی ایں کہ در زمانہ انحطاط ' تقلید از اجتہاد اولی تر است بجائے خود ایک انگیخت ہے۔ (کلیات ۔ ۃ ف ص ۱۲۴)

ہر منصف مزاج صاحب علم و دانش ' حضرت علامہ موصوف کا دل سے مدح سرا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہر اہل بصیرت صالحین کے نقش قدم کی اتباع ہی کو اختیار کرنے میں عافیت محسوس کرتا ہے ' یہی قرآن کی ہدایت بھی ہے اور سنت کی تعلیم بھی

چنانچہ ہم نے یہ ساری گفتگو اسلام کے نظم اور اتحاد امت کے نقطہ نظر سے

کی ہے اگر کسی قاری کے لوح قلب پر اسکے مثبت اثرات نقش ہو گئے تو ہماری نجات کے لئے یہی کافی ہے۔

فرد را ربط جماعت رحمت است
جوھر او را کمال از ملت است
حرز جاں کن گفتۂ خیر البشر
ھست شیطاں از جماعت دور تر

(اقبال ۔ رموز بیخودی ف ۔ ص ۸۵)

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

سراج سعیدی غفرلہ

علم و تحقیق کے ذوق سے آراستہ دانشمند اہل ثروت کی خدمت میں :

مُسلمان اہل ثروت ۔---(BUSINESSMAN+TRADERS)

مالی منفعت کی روز افزوں بہتات میں حلال و حرام اور مشکوک و مشتبہ ذرائع تجارت و منافع سے بے نیاز ہو کر خود مست و سرگرم ہیں۔ پھر---- اسی "مخلوط سرمایہ کو حج و عمرہ، مساجد، مدارس، محافل، اسلامی تہوار، ہسپتال، علاج، تعلیم اور کفالت و اعانت کی مدات میں زکوٰت + صدقات + عطیات کا زر کثیر خرچ کرنے میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ اور اس خرچ و "انفاق" سے اجر کثیر کی توقع بھی باندھے ہوئے ہیں۔ مزید بر آں ----

ہمارا ہر سرمایہ دار (باستثناء چند) اسلامی "صورت و سیرت" "بود و باش" اور اسلامی فرائض و احکام سے یکسر منحرف اور مکمل بے نیاز دکھائی دیتا ہے۔

یہ "حصول زر" ----- اور "انفاق خیر"

اور ---- یہ روش اور وتیرہ ---- ہمیں ---- "اجر خیر" کی توقع سے کہیں دور ---- اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے غضب اور جلال و انتقام کی طرف بڑھائے چلا جا رہا ہے۔ جس کا ادراک ابھی ہماری نظروں سے اوجھل ہے ----

ہم ---- اپنے وسیع سرمایہ کو حلال اور یقینی پاک ذرائع تجارت و منافع کی راہیں تلاش کرنے، متعین کرنے اور انہیں مستحکم کرنے پر صرف کر سکتے ہیں۔

ایک ملک سے لے کر عالمی سطح تک ---- "اکل حلال (اعطیتھم بما ینتفعون بہ)" اور "انفاق مقبول" (یخرجونہ فی طاعۃ اللہ) کی منصوبہ بندی میں کوئی امر ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔

صرف شرائط تین ہیں۔

1۔ اخلاص

2۔ عزم بالجزم (جذبہ صادق)

3۔ جدوجہد (علمی، فکری، جسمانی)

نیز ----- ہمیں اپنی شکل و صورت، کردار، بود و باش وغیرہ کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا اور فرائض و احکام اسلامی کی تعمیل میں سرگرم ہونا چنداں مشکل نہیں ہے۔

☆ اگر ہم ایسا کر لیں تو -----

☆ اسلامی مدنی معاشرت -----

☆ اسلامی مدنی معیشت -----

☆ اسلامی مدنی سیاست -----

☆ اسلامی مدنی عدالت -----

☆ اسلامی مدنی نظامت -----

کی ملکی و عالمی افق پر داغ بیل "مِنْ بَعْدِنَا" ڈالی جا سکتی ہے۔

☆ اور اگر -----

☆ ہم ایسا نہیں کرتے -----

یعنی ----- اپنی معیشت و اقتصاد -----

☆ اپنی صورت و سیرت اور بود و باش -----

"من حیث القوم" اسلام کے سپرد نہیں کرتے ----- تو ہم فقط اسلام کے مطابق مرنا چاہتے ہیں (یعنی تجہیز و تکفین، نماز و دعاء مغفرت وغیرہ) اسلام کے مطابق جینا نہیں چاہتے ----- اگر ایسا ہے تو دائمی خسران اور ابدی شقاوت کی مہر خود اپنے ہاتھوں ہم نے اپنے اوپر ثبت کر دی ہے۔

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ؟

اَلہدیٰ اکیڈمی

(اسلامک سوسائٹی) عوامی کمپلیکس۔ عثمان بلاک۔ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔

دعوتِ اسلامی

○ تکمیلِ فرض ———

○ اِحیاءِ سنت ———

— اور —

○ محاسنِ ایمان ———

کی عظیم اسلامی تحریک!

اللہ تعالیٰ کے بندگانِ ذیشان ---- اور ---- سیدِ عالم ﷺ کے اُمّتیوں کا ایک سیلِ رواں قافلہ ----- بیت اللہ المکرم کی تعظیم و توقیر سے معمور ---- مدینۃ المنوّرہ کی الفتوں اور "پلک ریزیوں" سے سرشار ---- تربیت ---- نظم ---- اور ---- طاعت ---- و ---- اتباع کے ضبط کے ساتھ سُوءِ حرمین طیّبین ---- خود مستِ سفر ہے ——

آیئے!

اس طیب و طاہر "بزمِ جمال" میں شامل ہو کر قاسمِ نعمت ﷺ کے درِ رحمت سے مُرادِ دل بھرلیں!

ہفتہ وار —— ہر جمعرات (بعد نماز عشاء) سوڈیوال (ملتان روڈ لاہور) کی مرکزی جامع مسجد میں دعوت اسلامی کا اجتماع ہر گز نہ بھولیں۔ ایک بار کی شرکت آپ کو "بہارِ دل" کی ضمانت فراہم کر دے گی۔ انشاء اللہ العزیز!

منجانب: اَلھُدیٰ اکیڈمی ۱۲۲۔ ایف، لبرٹی پلازہ لبرٹی مارکیٹ گلبرگ ۳، لاہور